تنزیلہ ریاض

راپنزل

مہر کو کہانیاں سننے کا بے حد شوق ہے۔ اسکول کے فینسی ڈریس شو میں وہ شہزادی راپنزل کا کردار ادا کر رہی ہے، اس لیے اس نے اپنے پاپا سے خاص طور پر شہزادی راپنزل کی کہانی سنانے کی فرمائش کی۔ کہانی سناتے ہوئے اسے کوئی یاد آجاتا ہے، جسے وہ راپنزل کہا کرتا تھا۔

نینا اپنے باپ سے ناراض رہتی ہے اور ان کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کرتی، وہ ابا سے جتنی نالاں اور متنفر رہتی، لیکن ایک بات حتمی تھی کہ امی سے اسے بہت محبت تھی، لیکن اسے محبت کا مظاہرہ کرنا نہیں آتا تھا۔ اس کی زبان ہمیشہ کڑوی ہی رہتی۔ نینا اپنے خرچے مختلف ٹیوشن پڑھا کر پورے کرتی ہے۔ اس کی بہن زری ٹیلی فون پر کسی لڑکے سے باتیں کرتی ہے۔

سلیم کے محلے میں چھوٹی سی دکان تھی۔ چند سال پہلے میٹرک کا رزلٹ پتا کر کے وہ خوشی خوشی گھر واپس آرہا تھا کہ ایک گاڑی سے اس کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے اور وہ ایک ٹانگ سے معذور ہو جاتا ہے۔ ذہنی بیمار ہونے کی وجہ سے اس کی ماں نے مثبت قدم اٹھاتے ہوئے محلے میں ایک چھوٹی سی دکان کھلوا دی، سلیم نے پرائیویٹ انٹر کر کے بی اے کا ارادہ کیا۔ سلیم کی غزل احمد علی کے نام سے ایک ادبی جریدے میں شائع ہو جاتی ہے، جو اس نے نینا کے ہاتھ بھجوائی تھی۔

صوفیہ کا تعلق ایک متوسط گھر سے تھا۔ وہ اپنی بہنوں میں قدرے دبی ہوئی رنگت کی مالک، لیکن سلیقہ شعاری میں سب سے آگے تھی۔ صوفیہ کی شادی جب کاشف نثار سے ہوئی تو پورے خاندان میں اسے خوش قسمتی کی علامتی مثال بنا دیا

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com
READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

گیا۔ کاشف نہ صرف چلتے ہوئے کاروبار کا اکلوتا وارث تھا' بلکہ وجاہت کا اعلا شاہکار بھی تھا۔ کاشف خاندان کی ہر لڑکی اور دوستوں کی بیویوں سے، بہت بے تکلف ہو کر ملتا' جو صوفیہ کو بہت ناگوار گزرتا تھا۔ صوفیہ کو خاص کر اس کے دوست مجید کی بیوی حبیبہ بہت بری لگتی تھی۔ جو بہت خوب صورت اور ماڈرن تھی اور اس کی خاص توجہ کاشف کی طرف رہتی۔ حبیبہ کی وجہ سے کاشف اکثر صوفیہ سے کیے ہوئے وعدے بھول جاتا تھا۔ صوفیہ کے شک کرنے پر کاشف کا کہنا تھا کہ یہ اس کا کاروباری تقاضا ہے۔

بی بی جان' صوفیہ ـــــ کو کاشف سے جھگڑا کرنے سے منع کرتی ہیں' لیکن صوفیہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی اور اکثر و بیشتر کاشف سے بحث کرنے لگتی جو کاشف کو ناگوار محسوس ہوتا۔ صوفیہ پریگننٹ ہو جاتی ہے اور بی بی جان کاشف سے صوفیہ کا خیال رکھنے کو کہتی ہیں۔

شہرین نے ضد کر کے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف جا کر سمیع سے شادی تو کر لی' لیکن پچھتاوے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ حالانکہ سمیع اسے بہت چاہتا ہے' اس کے باوجود اسے اپنے گھر والے بہت یاد آتے ہیں اور وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتی ہے اور زیادہ تر پڑ کر اپنے بیڈ روم میں سوئی رہتی ہے۔ سمیع نے اپنی بیٹی ایمن کی دیکھ بھال کے لیے دور کی رشتہ دار اماں رضیہ کو بلا لیا جو گھر کا انتظام بھی سنبھالے ہوئے تھیں۔ سمیع اور شہرین دونوں ایمن کی طرف سے لاپروا ہیں اور ایمن اپنے والدین کی غفلت کا شکار ہو کر ملازموں کے ہاتھوں پل رہی ہے۔ اماں رضیہ کے احساس دلانے پر سمیع غصہ ہو جاتا ہے اور ان کو ڈانٹ دیتا ہے۔ شہرین کے بھائی' بہن راستے میں ملتے ہیں اور سمیع کی بہت بے عزتی کرتی ہیں۔

سلیم' نینا سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ نینا صاف انکار کر دیتی ہے۔ سلیم کا دل ٹوٹ جاتا ہے' لیکن وہ نینا سے ناراض نہیں ہوتا اور ان کی دوستی اسی طرح قائم رہتی ہے۔ نینا کے ابا' بیوی سے' سلیم سے نینا کی دوستی پر ناگواری ظاہر کرتے ہیں اور بیوی سے کہتے ہیں کہ اپنی آپا سے نینا اور سلیم کے رشتے کی بات کریں۔

زری کے نمبر پر بار بار کسی کی کال آتی ہے۔ اور زری ماں سے چھپ کر اس سے باتیں کرتی ہے۔

نینا کی اسٹوڈنٹ رانیہ اسے بتاتی ہے کہ ایک لڑکا اسے فیس بک اور واٹس اپ پر تنگ کر رہا ہے "آئی لو یو راپنزل" لکھ کر۔ نینا' سلیم کو بتا کر رانیہ کا مسئلہ حل کرنے کے لیے کہتی ہے۔

حبیبہ کے شوہر مجید کا روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو جاتا ہے۔ وہ اپنا سارا پیسہ کاشف کے کاروبار میں انویسٹ کر دیتی ہے۔ اس کے اور کاشف کے تعلقات بہت بڑھ گئے ہیں۔ کاشف صوفیہ سے چھپ کر حبیبہ سے ملنے جاتا ہے اور صوفیہ کی آنکھوں پر اپنی محبت کی ایسی پٹی باندھ دیتا ہے کہ اسے اس کے پار کچھ نظر آتا ہی بند ہو جاتا ہے۔ حبیبہ کاشف پر شادی کے لیے دباؤ ڈالتی ہے۔ کاشف کے گریز اختیار کرنے پر اپنا روپیہ واپس مانگتی ہے اور یوں پہلی دل فریب کہانی اپنے اختتام کو پہنچ جاتی ہے۔ کاشف انکار کر دیتا ہے۔ حبیبہ غصہ میں کاشف کے تھپڑ مار دیتی ہے۔

شہرین' اماں رضیہ کے توجہ دلانے پر ایمن کی سالگرہ جوش و خروش سے ارینج کرتی ہے۔ سالگرہ کا تھیم "راپنزل" رکھتی ہے۔ سالگرہ والے دن شہرین کی امی اور بہنوں کے کوسنے' طعنے اور بد دعائیں سارے ماحول کو داغ دار کر دیتی ہیں۔ شہرین سر کے درد کی شدت سے بے ہوش ہو جاتی ہے۔

سلیم کی بہن نوشین باجی کا انتقال ہو جاتا ہے۔ نینا کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیٹی مہر کو اپنے ساتھ گھر لے آئے' لیکن اس کی دادی ان لوگوں کو مہر سے ملنے سے منع کر دیتی ہیں۔

کاشف کے تعلقات رخشی سے بڑھنے لگتے ہیں' جو ایک ناکام اداکارہ ہے۔ وہ کاشف کو فلم بنانے کے لیے آمادہ کر لیتی ہے اور اس چکر میں کاشف سے' بہت سا پیسا وصول کر لیتی ہے۔ رخشی کے مزید رقم مانگنے پر کاشف کا رخشی سے بھی جھگڑا ہو جاتا ہے۔ رخشی اخبار میں بیان دیتی ہے اور اس کی فوری گرفتاری کی اپیل کرتی ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر صوفیہ کا بلڈ پریشر شوٹ کر جاتا ہے اور وہ ایک مردہ بچے کو جنم دیتی ہے۔

شہرین کو برین ٹیومر ہو جاتا ہے اور سمیع اس کی بیماری سے' بہت پریشان ہے۔

اب آگے پڑھیے۔

گیارہویں قسط

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

"میں تمہیں دکھ نہیں دینا چاہتا تھا شہرین" سمیع نے بیڈ پر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے روکھے انداز میں کہا تھا۔

شہرین بالکل چپ تھی۔ ساس سے اپنی بیماری کے متعلق سن لینے کے بعد وہ گھر میں رپورٹس ڈھونڈتی رہی تھی جو اسے نہیں ملی تھیں۔ اس نے کوئی واویلا نہیں مچایا تھا اور نا ہی جذباتی ہو کر آنسو بہائے تھے۔ یہ اماں رضیہ تھیں جنہوں نے روتے ہوئے سمیع کو گھر بلوایا تھا۔

"تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے سمیع۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نے کبھی ایسا نہیں چاہا۔" وہ سادہ سے انداز میں بولی تھی۔

دل کی یہ حالت تھی کہ دھڑکن بے قابو سی ہوتی محسوس ہوتی تھی۔ اگر سمیع اسے یہ بات پہلے بتا دیتا تو وہ اس بات کو برداشت کرنے میں زیادہ ہمت صرف کرتی لیکن اب یہ انکشاف بم کی طرح اس کے سر پر پھٹا تھا۔ اسے سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ اسے ری ایکٹ کیسے کرنا چاہیے۔

"تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا سمیع۔۔۔ مجھے پتا ہونا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے کچھ تو پتا ہونا چاہیے تھا" اس نے سمیع کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اور سمیع کے پاس اس کے اس شکوے کا کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ زندگی میں لاچاری کے اس مقام تک کبھی نہیں آیا تھا کہ الفاظ اور ان کا انتخاب اس کے لیے مسئلہ بنے ہوں۔

"کیا میں مرنے والی ہوں سمیع۔۔۔!" اس نے اسی انداز میں سوال کیا تھا۔ سمیع سے صبر نہیں ہوا تھا۔ اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔ شہرین کچھ نہیں بولی تھی۔ سمیع کے بے بس آنسو جیسے اسے بہت کچھ باور کروا گئے تھے۔

"کتنا وقت ہے میرے پاس۔۔۔" اس نے چند لمحوں بعد پوچھا تھا۔

سمیع نے اپنا چہرہ صاف کیا اور پھر دوبارہ سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔ شہرین اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ بہت دن سے سمیع کو بے چین دیکھ رہی تھی' اس سے بار بار اس بے چینی کی وجہ جاننے کے لیے اصرار کر رہی تھی۔ وہ خود بھی مسلسل سوچتی رہتی تھی کہ ایسا کیا ہوا ہے اس کی زندگی میں کہ وہ بدلا بدلا سا نظر آتا ہے اور اب جیسے اسے سب کچھ سمجھ میں آگیا تھا۔ سمجھ میں آگیا تھا تو دل میں اس شخص کے لیے عزت اور محبت کئی گنا مزید بڑھ گئی تھی۔ اسے فخر ہوا تھا اپنے آپ پر کہ اسے اتنا چاہنے والا قدر کرنے والا جیون ساتھی ملا تھا۔

"سمیع۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔ یقین کرو مجھے مرنے کا ذرا بھی غم نہیں ہو گا۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے مرنے کے بعد ایک شخص ایسا ہو گا جو میرے لیے ہمیشہ دعائیں کرتا رہے گا اور مجھے یاد رکھے گا۔۔۔ کون ہو گا میرے جیسا خوش قسمت۔۔۔ جسے یہ یقین ہو۔۔۔ تم میرے لیے مت روؤ۔۔۔ تم اگر میرے ساتھ ہو تو میں خوشی خوشی مرنے کو تیار رہوں" وہ واقعی پوری دلجمعی کے ساتھ کہہ رہی تھی۔ سمیع نے پوری شدت سے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ مرنے مارنے کی بات مت کرو۔۔۔ اتنا علم تو کسی کے پاس بھی نہیں کہ وہ کسی انسان کے مرنے کے بارے میں بتا سکے۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں تمہیں کچھ ہونے نہیں دوں گا" وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔ شہرین نے استہزائیہ انداز میں ہنسنے کی کوشش کی لیکن اس سے ہنسا نہیں گیا تھا۔ اسے فی الوقت کوئی تکلیف نہیں تھی لیکن اس بیماری کا انکشاف ہی دہلا دینے کو کافی تھا۔

"تم جو کہہ رہے ہو اگر یہی سچ ہوتا۔۔۔ تو اتنے دن سے تم اس طرح بے چین نا ہوتے سمیع۔۔۔" شہرین کی بات سمیع نے کاٹ دی تھی۔

"نہیں شہرین۔۔۔ یہ بات نہیں ہے۔۔۔ اللہ قسم یہ بات نہیں ہے۔۔۔ میں اس بات سے پریشان نہیں ہوں۔۔۔ دراصل کینسر کا لفظ ہی جان نکال لینے کو کافی ہے۔۔۔ میں اس تکلیف کے متعلق سوچ سوچ کر پریشان ہوں جو تمہیں اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے میں سہنی پڑے گی۔۔۔ کینسر کا علاج بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔ میں تمہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ملنے والی تکلیف کا سوچ سوچ کر بے چین ہوں شہرین۔۔۔ میں نے تمہیں ہر تکلیف سے دور رکھنے کے لیے کیا کیا جتن کیے۔۔۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیا۔۔۔ خاندان کو چھوڑ دیا۔۔۔ وہ شہر علاقہ گلی محلہ چھوڑ دیا جہاں رہنے سے تمہیں بے سکونی ہوتی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی نجانے کیوں اللہ نے یہ دن دکھایا۔۔۔ کاش تمہارے بجائے یہ تکلیف میرے حصے میں آجاتی۔۔۔ کاش خدا نے مجھے اس تکلیف کے لیے چنا ہوتا۔۔۔ لیکن۔۔۔ میری دعاؤں میں اثر ہوتا تو یہ دن دیکھنا ہی کیوں پڑ رہا ہوتا شہری۔۔۔ میری دعاؤں میں اثر کیوں نہیں ہے۔۔۔ کیا میں نے خدا کو اتنا ناراض کردیا ہے۔۔۔"

وہ اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو صاف نہیں کر رہا تھا۔ اس نے بہت دن تک یہ آنسو شہرین سے چھپائے تھے اور اپنی اس کوشش میں وہ بے حال ہوتا رہا تھا۔ اس کے اندر اب مزید ہمت نہیں رہی تھی۔ اتنے دن سے بس وہ یہی سب سوچ رہا تھا۔ ایک عام انسان کی طرح حالات کے بدلتے ہی اس کے دل میں قدرت کے لیے بے پناہ شکوے پیدا ہونے لگے تھے۔ شہرین نے نفی میں سر ہلایا۔

"سمیع ایسے مت کہو۔۔۔ یقیناً اس میں ہمارے لیے کوئی بہتری ہوگی۔۔۔ اور میں تو یہ سوچ کر بھی مطمئن ہوں کہ کچھ ڈائگناز تو ہوا۔۔۔ ورنہ تو اتنی تکلیف کے باوجود سب ڈاکٹرز یہی کہتے تھے کہ ڈپریشن ہے ٹینشن ہے۔۔۔ اب یہ تو پتا چلا کہ اس سر درد اور چکروں کی وجہ کیا ہے۔۔۔ اب کم از کم علاج تو صحیح سمت میں ہوگا نا۔" شہرین نے اسی بجھے بجھے انداز میں کہا تھا۔ سمیع بھی جانتا تھا کہ یہ دل کو بہلانے کو دی گئی ایک بودی سی دلیل ہے۔ وہ مایوسی کی اس انتہا تک کبھی نہیں پہنچا تھا۔ چاہنے کے باوجود وہ اس وقت شہرین کو کوئی تسلی نہیں دے پا رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

"نینا۔۔۔ بات سنو۔۔۔" وہ تقریباً نیند کی وادی میں اترنے کو تھی جب زری نے اس کا کندھا ہلایا۔ اس نے ناگواری بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا اور پھر گھڑی کی طرف دیکھا۔ دس نہیں بجے تھے ابھی۔۔۔ لیکن وہ چونکہ صبح کی اٹھی ہوئی تھی تو اسے اتنے بجے تک سخت نیند آنے لگتی تھی۔

"کیا آفت آگئی۔۔۔ مجھے پتا ہے بیلنس ختم ہو گیا ہوگا۔۔۔ لیکن میں کارڈ نہیں لا کر دے رہی۔۔۔ بہت تھک گئی ہوں نیند بھی آرہی ہے۔" اس نے کروٹ بدلی تھی۔ زری کو اس سے ایسے ہی کام پڑتے رہتے تھے۔

"نینا اٹھو تو سہی۔۔۔ پلیز۔" زری نے پچکارا تھا اور ساتھ ہی اس کے منہ پر پڑا لحاف کھینچا۔ نینا نے ناگواری سے آنکھیں کھولی تھیں۔ اسے واقعی بہت نیند آرہی تھی۔

"یار۔۔۔ وہ میرا موبائل پڑا ہے میز پر۔۔۔ اسی نوے روپے ہوں گے اس میں۔۔۔ ٹرانسفر کرلو خود ہی۔۔۔" وہ اکتا کر بولی تھی۔ زری کو بڑا برا لگا۔ اس نے لحاف چھوڑ دیا اور پھر اپنے بیڈ کی سمت جاتے ہوئے بولی۔

"تم بہت بری ہو نینا۔۔۔ کبھی تو کام پڑنے پر کام آجایا کرو۔" زری کے انداز میں ناراضی سے زیادہ شکوہ تھا۔ نینا نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

"کام ہی تو آرہی ہوں۔۔۔ کہہ تو رہی ہوں۔۔۔ میرا موبائل استعمال کرلو۔" اس نے دوبارہ پیشکش کی تھی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ مجھے موبائل یا بیلنس چاہیے۔۔۔ انسان نے کوئی ضروری بات بھی کرنی ہو سکتی ہے۔۔۔ تم ہی میری بہن ہو۔۔۔ میں نے اگر کوئی مشورہ کرنا ہے تو کس سے کروں میں۔۔۔ میں تمہاری طرح یونیورسٹی تو نہیں جاتی نا کہ اپنی فرینڈز سے باتیں کرلوں۔۔۔ مجھے تو تم سے ہی باتیں کرنی ہیں نا۔۔۔ اور پھر بہت ساری باتیں تو انسان صرف اپنی بہن سے ہی کر سکتا ہے نا۔" زری نے ایموشنل بلیک میلنگ کا سہارا لیا تھا۔ نینا کی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں۔ زری اس قسم کے جذباتی ڈائیلاگ بولنے کی عادی تو تھی لیکن آج اس کا انداز کچھ زیادہ ہی دکھی سا تھا۔ زری کو کچھ عجیب لگا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

''اچھا اچھا زیادہ ملکہ جذبات نا بنو... بتاؤ کیا ہوا ہے... تمہارا ناخن ٹوٹ گیا ہے یا تمہارے چہرے پر کوئی پھپل نکل آیا ہے۔'' اپنے بالوں کو لپیٹ کر کیچر لگاتے ہوئے وہ ناک چڑھا کر پوچھ رہی تھی۔ یہ طنز نہیں تھا، معمول کا مذاق تھا جو وہ زری سے کرتی رہتی تھی، لیکن زری نے انتہائی برا منہ بنا کر اس کی جانب دیکھا۔

''اس سے بہتر ہے تم سو ہی جاؤ... میں خود ہی کرلوں گی اپنے لیے کچھ... تم بس سلیم اور مہر کے لیے سوشل ورک کرتی رہو... حمزہ اور برکت کی پڑھائی کے لیے پریشان رہو... یا اپنے دوسرے اسٹوڈنٹس کے لیے نوٹس بناتی رہو... تمہاری بلا سے تمہاری بہن بھاڑ میں جائے۔'' وہ بجھے ہوئے انداز میں بولی تھی۔ اس کا لہجہ آخری الفاظ ادا کرتے کرتے کچھ گلوگیر بھی محسوس ہونے لگا تھا۔ نینا کو اس کے انداز میں کچھ نیا پن محسوس ہوا تھا۔ اسے شرمندگی بھی ہوئی۔ ہمیشہ مشکل پڑنے پر زری واقعی اس کی مدد کو آگے آجاتی تھی۔ بے وقت اس کے لیے کھانے کو کچھ اسپیشل بنانا ہوتا یا عین وقت پر کوئی شرٹ سلائی کرنے کا معاملہ ہوتا، زری اس کے کام آتی تھی جبکہ نینا کو نخرے کرنے کی عادت تھی۔ وہ دل نا چاہنے پر اس کی شکل دیکھنے سے بھی انکار کردیتی تھی۔ وہ اٹھ کر اس کے بیڈ پر آ گئی تھی۔

''تم تو ناراض ہی ہوگئی جان من... اچھا چلو غصہ تھوک دو... میں ذرا نیند میں تھی نا... اس لیے... بولو... لیکن ایک بات میں پہلے ہی بتا دیتی ہوں... میرے پاس ابھی تک تمہارے ہونے والے دولہا کا سیل نمبر نہیں آیا ہے... اس کی بہن نے کافی باتیں کیں مجھ سے... لیکن پہلی ملاقات میں اس کے بھائی کا سیل نمبر مانگنا اچھا تو نہیں لگتا تھا نا... وہ مجھے کوئی آوارہ لڑکی سمجھتے ہوئے تمہارا رشتہ لینے سے انکار کردیتی تو...''

''تو اچھا ہی ہوتا... جان چھوٹ جاتی میری...'' زری اس کی بات کاٹ کر چڑ کر بولی تھی۔ نینا نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی سوال کرتی زری بولی تھی۔

''نینا تم امی سے کہہ دو... مجھے اس لڑکے سے شادی نہیں کرنی۔'' وہ گلوگیر لہجے میں بولی تھی۔ نینا کی چھٹی حس یکدم جاگی تھی۔ اسے جیسے آدھی کہانی سمجھ میں آنے لگی تھی۔

''کیوں... کیا بہت برا ہے؟'' مشکل یہ تھی کہ نینا کو سنجیدہ صورت حال میں بھی سنجیدہ ہونے میں ذرا وقت لگتا تھا۔ وہ مزاحیہ انداز میں پوچھ رہی تھی۔

''نینا... پلیز مذاق بند کرو میں نے اسے نہیں دیکھا... اور میں اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔ تم بس امی سے کہہ دو کہ مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔'' وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔ ضد کبھی بھی زری کا ڈیپارٹمنٹ نہیں رہا تھا۔ وہ تو امی ابا کے اشاروں پر بہت آرام سے چلنے کو تیار رہتی تھی۔ نینا کو سنجیدہ ہونا ہی پڑا۔

''وہ تو نو پرابلم... میں کہہ ہی دوں گی... لیکن مجھے ساری بات پتا ہونی چاہیے... اس سے شادی نہیں کرنی... تو ''کس'' سے کرنی ہے۔'' وہ سارا زور آخری جملے پر لگاتے ہوئے استفسار کررہی تھی۔ زری کی اس درجہ ضد کی یقیناً یہی وجہ تھی۔ نینا کافی پریشان ہوگئی تھی۔ ابا اتنے بھی ماڈرن نہیں ہوئے تھے ابھی کہ بیٹیوں کے رشتے اس طرح سے طے کردیتے۔ معاملہ کافی گمبھیر ہورہا تھا۔ زری نے بھی انکار نہیں کیا تھا۔

''اس کا نام اظفر ہے۔'' زری نے بغیر کسی جھجک کے ایک نام لیا تھا۔ نینا سے ایک لمحے کے لیے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

☼ ☼ ☼

''مجھے ایک ایسے شخص کی مدد درکار تھی، جو مجھ پر بھروسا کرتے ہوئے اپنا سرمایہ بغیر کسی سخت شرائط کے میرے حوالے کردیتا... صوفیہ ایسا شخص گلف میں ڈھونڈنا ممکن نہیں ہے... حبیبہ کے ساتھ میرے... میرا مطلب

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہمارے خاندان کے اچھے روابط ہیں۔۔۔ اور پھر حبیبہ دل کی بری نہیں ہے۔۔۔ تم اگر شک اور تعصب کی عینک اتار کر دیکھو تو تمہیں اندازہ ہو گا کہ وہ بہت اچھی عورت ہے۔۔۔ ہر مشکل گھڑی میں میری کام آئی ہے۔۔۔ اب بھی ایک کروڑ دیا ہے اس نے مجھے۔۔۔ اور یہ فلیٹ بھی حبیبہ کا ہی ہے۔۔۔ مجھے پریشان دیکھ کر خود ہی کہنے لگی کہ صوفیہ اور زرمین کو بلوا رہے ہو تو یہاں ٹھہرالو۔۔۔ تین مہینے تک کوئی کرایہ نہیں لے گی مجھ سے۔۔۔ حتی کہ ویزا اور ٹکٹوں کا سب انتظام اس نے خود کیا ہے۔۔۔ ایسے ظرف والی عورت تو میں۔۔۔ میرا مطلب ہم چراغ لے کر بھی ڈھونڈیں تو نا ملے۔۔۔ تم پلیز اس کی جانب سے اپنا دل صاف کرلو۔۔۔" کاشف نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

صوفیہ تو حبیبہ کو دیکھ کر ہکا بکا ہی رہ گئی تھی۔ اس نے ان سب کے ساتھ ہی کھانا کھایا تھا اور اس دوران وہ زری سے اور اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہی تھی۔ کھانے کے بعد اسی نے چائے بنائی تھی اور وہ سب اتنے استحقاق سے کر رہی تھی کہ صوفیہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس گھر میں اس کا روز کا آنا جانا ہے۔ اس کا دل بالکل ٹوٹ گیا تھا۔ کوشش کے باوجود وہ اپنی ناگواری چھپا نہیں پائی تھی۔

حبیبہ کافی دیر ٹھہرنے کے بعد واپس گئی تھی اور اس کے جانے کے بعد بھی صوفیہ بجھی بجھی سی تھی۔ زرمین کو سلا کر جب وہ سونے کے لیے لیٹی تھی' تو کاشف نے بہت محبت سے حبیبہ کی وہاں موجودگی کی وضاحت کر دی تھی۔ اس وضاحت کے بعد وہ اس سے اپنی باتیں کرنے لگا تھا کہ وہ اسے اور زرمین کو کتنا یاد کر تا رہا ہے۔ اور وہ کس قدر خواہش مند تھا کہ وہ دونوں تین مہینے کے لیے اس کے پاس ضرور آئیں۔۔۔ صوفیہ جس قدر خوش خوش یہاں آئی تھی۔ تین مہینے کی اس گردان اور پھر اپنی سب سے بڑی حریف کو یہاں دیکھ کر اس کی ساری خوشی ماند پڑ گئی تھی۔ قسمت اس کے ساتھ اچھا نہیں کر رہی تھی۔

✡ ✡ ✡

"کیا شادی کرنے کے لیے صرف نام کافی ہوتا ہے؟" نینا نے سوال کیا تھا۔ زری نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں بغاوت تھی اور نینا کو یہ بغاوت پسند نہیں آئی۔ بے شک زری اس سے اڑھائی تین سال بڑی تھی لیکن اس نے ہمیشہ اسے برابر کا ہی سمجھا تھا اور اس کا کریڈٹ زری کو ہی جاتا تھا۔ وہ نینا کو چھوٹی بہن کی بجائے بڑی بہن کی طرح ٹریٹ کرتی آئی تھی۔

"نینا باقی سب باتیں تو بعد کی ہیں۔۔۔ فی الحال تو تم امی سے کہو کہ وہ اس رشتے سے انکار کر دیں۔۔۔ مجھے نہیں شادی کرنی کسی قطری شہزادے سے۔" وہ ناک چڑھا کر بولی تھی۔

"اچھا فرض کرلو کہ میں یہ امی کو تمہارا پیغام دے بھی دوں۔۔۔ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ابا تمہارا یہ مطالبہ مان لیں گے۔۔۔" زری نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹ دی۔

"ابا کی فکر مت کرو۔۔۔ ان کو میں منالوں گی۔۔۔ وہ میری بات سے کبھی انکار نہیں کریں گے۔۔۔ یہ رشتہ امی کے توسط سے آیا ہے۔ امی چاہیں تو فوراً" انکار کر سکتی ہیں۔۔۔ اور میرا نہیں خیال کہ امی ابا اتنے قدامت پسند ہیں کہ بیٹی کا رشتہ اس کی مرضی کے بغیر طے کر دیں گے۔۔۔ تم سے اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں خود سے یہ بات شروع کروں گی تو ہو سکتا ہے امی برا مان جائیں۔۔۔ تم بس ایک بار ان تک یہ بات پہنچا دو۔"

زری کا اعتماد کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔ اب وہ بہت اطمینان سے سب باتیں کر رہی تھی۔ اس نے خود ہی ساری باتیں سوچ کر رکھی ہوئی تھیں۔ نینا کو بھی احساس تھا کہ یہ معاملہ مذاق یا طنز کرتے رہنے سے حل نہیں ہونے والا' سو وہ بھی سنجیدہ ہو گئی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"میں تمہاری بات امی تک پہنچادوں گی لیکن مجھے بھی تو کچھ پتا ہونا... بہن ہوں تمہاری... مجھ سے نہیں شیئر کروگی تو کس سے کروگی؟" اس نے بالکل امی کا انداز اپنا کر کہا تھا۔ زری کے چہرے پر مسکراہٹ سی چمکی۔

"اس کا نام اظفر ہے... ہماری بات چیت ایف بی پر شروع ہوئی تھی۔ وہ ایک گروپ میں شاعری وغیرہ پوسٹ کیا کرتا تھا... مجھے اس کی پوسٹ اچھی لگتی تھیں سو میں لائک کرتی رہتی تھی... پھر آہستہ آہستہ ہمارے درمیان ان باکس پر باتیں ہونے لگ گئیں... وہ بہت ڈیسنٹ بندہ ہے... عام لڑکوں کی طرح چھچھورا سا نہیں ہے، کبھی بھی کوئی فضول یا اخلاق سے گری ہوئی بات نہیں کرتا... پتا ہی نہیں چلا کب اس کی شاعری کو پسند کرتے کرتے میں اسے پسند کرنے لگ گئی... وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے... ہمارے درمیان فون نمبرز ایکسچینج ہو گئے... واٹس ایپ پر باتیں ہونے لگیں... ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہو چکے ہیں نینا... میں اس کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی نینا۔" اس کے انداز میں وہی ہٹ دھرمی چمکی جو اس کی طبیعت میں کبھی بھی نہیں رہی تھی۔

"اس سے بھی پوچھا ہے... وہ بھی تم سے شادی کرے گا یا...؟" نینا نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

"وہ بہت محبت کرتا ہے مجھ سے... جتنی محبت میں اس سے کرتی ہوں۔ اس سے کہیں زیادہ وہ مجھ سے کرتا ہے... کل سے کھانا نہیں کھایا اس نے... کہتا ہے جب تک اس قطروالے رشتے کو انکار نہیں کروگی... کچھ نہیں کھایا جائے گا مجھ سے..." زری ذرا سا شرما کر اور اترا کر بولی تھی۔

"اچھا تو نام اور فون نمبر کے علاوہ بھی کوئی معلومات ہیں اس کے بارے میں... یا پھر..." نینا نے بدقت اپنی اکتاہٹ چھپا کر ایک بار پھر ادھورا جملہ بولا تھا۔

"سب معلومات ہیں... میں بتا تو رہی ہوں تمہیں... اس کا نام اظفر ہے... اس کی فیملی تو کہیں جھنگ وغیرہ میں رہتی ہے شاید... خود یہاں لاہور میں ہی رہتا ہے... جاب کرتا ہے... اچھی جاب ہے... گاڑی وغیرہ بھی ہے اس کے پاس۔" زری پرجوش لہجے میں بولی تھی۔

"ماشاء اللہ... بہت معلومات اکٹھی کرلیں تم نے تو... اب یہ بتاؤ کہ جاب کس کمپنی میں ہے، کہاں رہتا ہے۔ جھنگ میں اس کی فیملی کہاں رہتی ہے... ذات برادری کیا ہے اور باقی ضروری باتیں۔" نینا نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

"نینا یہ سب تو نہیں پتا نا مجھے... اتنی پرسنل باتیں تو نہیں پوچھ سکتی نا میں اس سے۔" زری ناگواری سے بولی تھی۔

"سبحان اللہ... تو پھر یوں کہو نا کہ تمہاری معلومات بس شرٹ کے کالر سائز اور جوتے کے نمبر تک ہی محدود ہیں... ایسے رشتے ہوتے ہیں بھلا..." وہ اسے جھاڑ کر بولی۔

"میں نے کہا نا نینا تم نہیں سمجھوگی... محبت میں باقی ہر بات غیر ضروری ہو جاتی ہے... یہ وہ جذبہ ہے، جو کچھ سوچنے ہی نہیں دیتا... میرے لیے تو بس یہ احساس ہی کافی ہے کہ جس سے میں محبت کرتی ہوں... وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے... میں اب کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی نینا... میں تو مر جاؤں گی اس کے بغیر۔"

نینا نے گہری سانس بھری۔ اسے ہمیشہ ایسی باتیں کرنے والی لڑکیوں پر غصہ آجایا کرتا تھا لیکن اب اس کے سامنے اس کی بہن بیٹھی تھی اور جس طرح کی ہٹ دھرمی اس کی آنکھوں میں جھلک رہی تھی، وہ نینا کو مزید کچھ کہنے سے روک رہی تھی۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں... میرا نہیں خیال کہ میں اب تمہارے لیے کچھ کر سکتی ہوں... تمہارا مرض لاعلاج ہوتا نظر آرہا ہے مجھے۔" وہ بنا مسکرائے بولی تھی، لیکن زری کے چہرے پر مسکراہٹ چمکنے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

لگی۔

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے... تم بس یہ کرو کہ میرا ساتھ دو... امی کو بولو کہ وہ اس رشتے سے انکار کر دیں۔"

"زری میں تمہارا ساتھ دوں گی، لیکن میرا مشورہ مانو کہ پہلے اس لڑکے سے ساری معلومات حاصل کرو... بالخصوص اس کی فیملی اور ویئر اباؤٹس (اتا پتا) کے متعلق... اور کیا وہ تم سے صرف فلرٹ تو نہیں کر رہا۔ اس سے صاف صاف پوچھو کہ اپنی فیملی کو لائے گا ہمارے یہاں رشتہ مانگنے... شادی کرے گا نا تم سے؟" نہنا نے دوٹوک لہجے میں پوچھا تھا۔ زری نے پھر ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اسے دیکھا۔

"آف کورس کرے گا نہنا... کہہ تو رہی ہوں اس نے صرف یہ سن کر دو دن سے کھانا نہیں کھایا کہ میرا کوئی رشتہ آیا ہوا ہے... وہ فلرٹ نہیں ہے نہنا محبت کرتا ہے مجھ سے" زری برامان کر بولی تھی۔

"یہ بات اس نے اپنے منہ سے کہی ہے تم سے؟" نہنا کی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ زری نے گہری سانس بھری۔

"نہنا محبت میں کہنا سننا ضروری نہیں ہوتا... کچھ باتیں خود بخود سمجھ میں آجاتی ہیں... تم اس بات کے لیے پریشان مت ہو... کرے گا وہ مجھ سے شادی بس تم صرف امی کو کہہ کر اس رشتے سے تو انکار کرواؤ۔"

"کروں گی بات امی سے صبح... لیکن یاد رکھو جب تک تم مجھے اس کے متعلق ساری معلومات نہیں دو گی... میں تمہارا ساتھ نہیں دے پاؤں گی اور اس بات کا بھی یقین کرلو زری کہ میں تمہاری بہن ہوں... کبھی بھی تمہاری بھلائی کے برخلاف کوئی بات نہیں کروں گی... ہمیشہ تمہارا اچھا ہی چاہوں گی۔" نہنا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔ اس کی چھٹی حس اسے مسلسل کچھ سگنل دینے لگی تھی۔ زری خوش ہو کر اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

"میری عمر بھی تمہیں لگ جائے میری بچی" اماں رضیہ نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے زندگی کی دعا دی تھی۔ وہ بجھے ہوئے انداز میں مسکرائی۔ جب تک لاعلم تھی تب تک احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ اماں رضیہ آج کل کچھ الجھی الجھی سی لگتی ہیں۔ اب جب سب جانتی تھی تو احساس ہوا تھا کہ وہ اس کے لیے پریشان نظر آتی تھیں۔ ان کی دعائیں اس کی وجہ سے لمبی ہونے لگی تھیں۔ وہ کیوں ہمہ وقت اس کے کھانے پینے کے لیے پہلے سے زیادہ پریشان رہنے لگی تھیں۔

"اماں آپ کے بڑے احسان ہیں مجھ پر... نا صرف مجھ پر بلکہ سمیع پر بھی... آپ نے کبھی ہمیں یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ ہمارے بڑے ہمارے ساتھ نہیں ہیں... آپ کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہیں۔" وہ ان کا ہاتھ تھام کر بولی تھی۔

"تم مانو یا نا مانو میری بیٹی... لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھ بوڑھی عورت کو جس قدر عزت اور پیار اس گھر سے ملا ہے۔ کہیں اور سے نہیں ملا... اللہ کا احسان ہے کہ خاندان میں محبت تو ملی ہے سب سے... سب قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں... لیکن جو قدر تم نے اور سمیع نے میری کی ہے اتنی تو کوئی سگی اولاد بھی دی ہوتی قدرت نے تو شاید نا کرتی... ماں کو اپنے بچوں سے جانے کیسی محبت ہوتی ہوگی... میں نہیں جانتی، میرے بچے ہی نہیں ہوئے لیکن تم دونوں سے بے حد محبت ہے مجھے... سچ تو یہ ہے کہ تم لوگ قابل محبت ہو۔" اماں رضیہ نے محبت سے مغلوب ہو کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

وہ اور سمیع کل صبح لاہور جا رہے تھے۔ ایمن کو گھر میں ہی اماں رضیہ کے ساتھ رہنا تھا۔ سمیع کا کہنا تھا کہ وہ باقی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کالا نحہ عمل لاہور جا کر پلان کرے گا۔ اماں اس کی پیکنگ کر رہی تھیں، لیکن شہرین خود کو بہت مجبور اور بے بس محسوس کر رہی تھی۔

"اماں بس اس محبت کا واسطہ دے کر آپ سے ایک آخری فیور چاہتی ہوں.... ایک آخری التجا جو میں کسی سے نہیں کر سکتی.... لیکن چونکہ آپ میری ماں بھی ہیں اور سہیلی بھی ہیں.... آپ میری بات کا مان رکھیں گی۔" وہ تمہید باندھ رہی تھی۔

"میری بچی شرمندہ مت کرو.... نمک کھایا ہے اس گھر کا.... بڑی عزت بخشی ہے تم لوگوں نے مجھے.... ماں کہتے ہی نہیں ہو، سمجھتے بھی ہو.... اللہ تم پر کرم کرے.... تمہیں آسانی دے.... ہر مشکل سے بچائے' بتاؤ میری بچی.... مجھ بوڑھی کے بس میں جو ہو گا ضرور کروں گی۔" وہ گلوگیر لہجے میں بولی تھیں۔

"اماں.... مجھے اگر کچھ ہو گیا تو پلیز میری ایمن کو سنبھال لیجئے گا.... بڑی بد قسمت بچی ہے میری.... ننھیال والوں کا پیار ملا' نا ددھیال والوں کا.... اور ماں ملی تو مجھ جیسی ناکارہ.... جس نے کبھی گود میں لے کر لاڈ تک نا اٹھائے.... آپ ہی ہیں جو اسے یہاں تک لائی ہیں.... آپ کے حوالے ہے میری بچی.... میرے بعد میری بچی کو ایسے ہی محبت سے رکھیے گا اماں رضیہ جیسے اب تک میری موجودگی میں رکھتی آئی ہیں.... آپ کا احسان ہو گا میری ذات پر۔" شہرین نے سوچا تھا وہ یہ بات اماں رضیہ سے کرے گی تو روئے گی نہیں.... بلکہ اس نے دل ہی دل میں تہیہ کیا تھا کہ وہ کسی کے سامنے بھی نہیں روئے گی.... لیکن انسان تھی.... نہیں سنبھالا جا رہا تھا اپنے غم کا بوجھ.... دل و دماغ میں بس ایک ہی سوال گونج رہا تھا.... "یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں؟"

"اللہ تمہیں دونوں جہانوں کی خوشیاں دے.... میری عمر بھی تمہیں لگ جائے.... کچھ نہیں ہو گا میری بچی تمہیں.... میں دن رات اپنے رب سے تمہارے لیے دعائیں کر رہی ہوں۔ روزانہ عشا کے بعد آیت کریمہ کا ورد شروع کیا ہے.... یہ بے حد جلالی عمل ہے۔ اللہ سوہنا ضرور سنے گا ہماری۔" وہ اسے تسلی بھی دے رہی تھیں اور رو بھی رہی تھیں۔

☼ ☼ ☼

"کیا کہا.... شادی نہیں کرنا چاہتی.... کیوں.... یہ کیا بات ہوئی بھلا؟" امی اس کے لیے چائے کے کپ میں چینی مکس کر رہی تھیں، جب اس نے زری کا پیغام بہت ڈھکے چھپے الفاظ میں ان تک پہنچانے کی کوشش کی۔ حسب معمول امی کے لیے یہ انکشاف نا صرف حیران کن تھا بلکہ نا قابل قبول بھی.... کبھی کبھی نینا کو لگتا تھا محبت کے معاملے میں وہ بالکل امی کے جیسی ہے۔ اسے اور امی دونوں کو ہی اس انقلابی افلاطونی محبت سے چڑ ہوتی تھی۔ امی تو ایسے سیریلز کو دیکھ کر بھی غصہ کرنے لگتی تھیں جس میں کوئی لڑکا یا لڑکی محبت کے چکر میں پڑ کر گھر بار بھول بیٹھتے تھے۔

"اس نے گھر بیٹھے ہی پر پرزے نکال لیے ہیں.... اور میں خواہ مخواہ تمہیں یونیورسٹی بھیجتے ہوئے ڈر رہی تھی۔" امی نے ایک ساتھ ان دونوں کو طعنہ دیا تھا۔ نینا نے ناک چڑھا کر انہیں دیکھا۔

"مجھے یا یونیورسٹی کو اس معاملے میں کیوں گھسیٹ رہی ہیں.... میری فکر مت کریں.... میں نے تہیہ کر رکھا ہے۔ شادی صرف آپ کی مرضی سے کروں گی.... پر ہر ہفتے اس اللہ کے بندے سے لڑ کر آپ کے پاس آجایا کروں گی.... پھر آپ جانیں اور آپ کے کام.... میں تو بس ابا کے سینے پر مونگ دلوں گی۔" اس نے رس کو چائے میں بھگویا اور پھر اطمینان سے منہ میں رکھ کر چبانے لگی۔ امی نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم تو اپنی بک بک بند کرو.... بتاؤ یہ نیا ہی قصہ شروع ہو گیا یہاں.... ایسا ہوتا ہے بھلا.... ہمارے گھروں میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ایسی باتیں معیوب سمجھی جاتی ہیں۔۔۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی اتنی بڑی بات منہ سے نکالنے کی" امی کا پارہ نیہنا کی آدھی بات سن کر ہی چڑھ گیا تھا۔ وہ انتہائی برا مان کر بولی تھیں۔

نیہنا یونیورسٹی کے لیے نکل رہی تھی جبکہ زری ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔ نیہنا نے مناسب سمجھا کہ اس وقت امی سے بات کرلے۔ اسے امی کے ردعمل کا اندازہ تھا۔ امی کچھ معاملات میں بالکل جھاگ کی طرح تھیں۔۔۔ جتنی جلدی چڑھتی تھیں اتنی جلدی بیٹھ جاتی تھیں۔

"اوہو۔۔۔ آپ بھی بہار بیگم ہی بن جاتی ہیں کبھی کبھی۔۔۔ ایسا بھی کیا کہہ دیا اس نے۔۔۔ اپنی مرضی سے شادی کوئی بری بات تو نہیں ہے امی۔۔۔ آپ خود ہی تو کہتی ہیں اب وہ زمانے نہیں رہے۔۔۔ جب اولاد کی زندگی کے سارے معاملات ماں باپ طے کرلیتے تھے۔۔۔" اس نے پہلے سے بھی زیادہ نرم انداز گفتگو اختیار کیا تھا۔ امی نے اس کے ساتھ ہی اپنے لیے بھی کپ میں چائے ڈالی تھی لیکن اب وہ بالکل ہی بے دم سی ہوگئی تھیں۔ وہ دو تین دن سے زری کے رشتے کے لیے بہت پرجوش دکھائی دیتی تھیں اب اس انکشاف نے ان کا دل توڑ دیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے زمانہ بدل گیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اولاد کو آنکھوں پر پٹی باندھ کر کنویں میں چھلانگ لگانے دے دیا جائے۔۔۔ ایک بچی کو ان سب معاملات کی کیا خبر۔۔۔ بتاؤ اپنی مرضی سے شادی کریں گی۔۔۔ یہ زری۔۔۔ مارکیٹ میں کوئی ڈوپٹا خریدنے چلی جائے تو سو بار مجھ سے پوچھتی ہے اور پھر آخر میں میری ہی پسند کا دوپٹا خریدتی ہے۔۔۔ یہ کریں گی اپنی مرضی سے شادی۔۔۔ ارے تم یہ بات کہتی تو چلو میں سوچتی کہ تم تو ہو ہی خود سر۔۔۔ ضدی۔۔۔ اپنے باپ کے جیسی۔" امی اپنے دھیان میں مگن بولتی جارہی تھیں۔ نیہنا نے گھور کر انہیں دیکھا۔ اچھا بھلا رس کا ٹکڑا منہ میں لے جارہی تھیں۔ امی کی بات سن کر رک گئی۔

"تمہاری جانب سے اس قسم کے دھڑکے تو جان کو لگے ہی رہتے تھے۔۔۔ اب ان محترمہ کو بھی نیا بخار چڑھ گیا۔۔۔ ماں باپ کے فیصلے مان لینے میں ہی دنیا اور آخرت کا سکون ہے۔۔۔ لیکن تم لوگوں کو کون سمجھائے یہ باتیں۔۔۔ بتاؤ یہ تو یونیورسٹی بھی نہیں جاتی۔۔۔ اس میں کہاں سے آگئی یہ ہوشیاری چالاکی۔۔۔" امی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فی الوقت دل کا سارا غبار ہی نکال کر رکھ دیں۔ نیہنا کا موڈ خوش گوار تھا اس لیے اس نے ان کے تمام طعنوں کا برا منانے کے باوجود کوئی بات نہیں کی تھی۔

"کیو موبائل اے آٹھ سو سے۔۔۔ جو ابا نے اسے پچھلے سال اس کی برتھ ڈے پر لے کر دیا تھا۔۔۔ وہاں سے آئی ہے یہ چالاکی ہوشیاری۔۔۔ اور امی میرے پیچھے تو ہاتھ دھو کر پڑی ہی رہتی ہیں آپ۔۔۔ یونیورسٹی نے کیا بگاڑ دیا۔۔۔ کیسی بھگو بھگو کر لگائی ہیں آپ نے مجھ معصوم پر۔۔۔ چلیں کوئی بات نہیں کبھی تو ہمارے دن بھی آئیں گے نا۔۔۔ جب آپ کہیں گی کہ میری نیہنا بیٹی نے فخر سے میرا سر اونچا کردیا۔۔۔" وہ صرف ان کے مزاج کو معتدل رکھنے کے لیے اس انداز میں باتیں کررہی تھی۔ زری کا انکار ان کے لیے واقعی بہت حیران کن تھا۔

"اس بات میں تو میں ہمیشہ تمہاری تعریف کرتی ہوں۔۔۔ کالج سے لڑکوں کے ساتھ پڑھتی آئی ہو۔۔۔ سارے محلے کے آٹھویں، دسویں کے لڑکوں کو پڑھاتی ہو۔۔۔ اب یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہو۔۔۔ لیکن مجال ہے کبھی الٹی سیدھی کوئی بات منہ سے نکالی ہو۔۔۔ ہاں بس ضدی ہو۔۔۔ اور بدمزاج اور بدکلام بھی۔۔۔ ورنہ تو کوئی شکایت نہیں ہوئی مجھے تم سے۔۔۔" امی انہی باتوں پر جس پر اسے پہلے ٹوک رہی تھیں اب سراہنے لگی تھیں۔ نیہنا نے سر جھٹکا پھر خالی کپ لے کر کچن کی جانب چل دی۔ واپس پلٹی تو کمرے میں چل دی۔ دوپٹا اور بیگ اٹھا کر لائی اور جانے کی تیاری میں لگ گئی۔ کن انکھیوں سے امی کو بھی دیکھتی جاتی تھی جو کسی سوچ میں گم تھیں۔

"میں جارہی ہوں۔۔۔ یونیورسٹی۔" اس نے نکلنے سے پہلے انہیں خدا حافظ کہتے ہوئے لفظ یونیورسٹی کو طنزیہ انداز میں ادا کیا تھا۔ امی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اے نینا... اس نے کچھ بتایا... کون ہے کیا کرتا ہے۔ ہماری ذات برادری کے ہیں کیا؟" امی بہت بجھے بجھے انداز میں پوچھ رہی تھیں۔ نینا کو ہنسی بھی آئی اور دکھ بھی ہوا۔ ہنسی اس لیے کہ وہ پسند کی شادی کو برا نہیں سمجھتی تھی اور دکھ اس لیے کہ امی کا جوش و خروش یکدم ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔

"اچھا میں سب پوچھ کر بتاؤں گی... آپ پریشان نا ہوں... اس معاملے کو دل پر نالیں... قطرو الا رشتہ زیادہ پسند آگیا ہے تو مجھے بیاہ دیں اس نمانے سے... میں بھی آپ کا خون ہوں... میرا بھلا کریں کوئی... دعائیں دوں گی آپ کو۔" وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔ امی مسکرائی تک نا تھیں۔

☆ ☆ ☆

وہ وہاں لمبا عرصہ قیام کا سوچ کر آئی تھی لیکن پہلے ہفتے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ تو ان حالات میں ایک مہینہ بھی نہیں رہ پائے گی۔ کاشف کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ وہ اپنے کاروباری معاملات کو ایک طرف رکھ کر سارا وقت اسے اور زرمین کو دیتا تھا۔ ایک گاڑی ان کی بلڈنگ کے باہر ہر وقت موجود رہتی تھی۔ دن میں ایک وقت کا کھانا باہر سے آتا تھا یا وہ خود باہر چلے جاتے تھے۔ کاشف انہیں ان کی مرضی اور پسند کی ہر چیز دلوانے پر تیار رہتا تھا۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ صوفیہ خوش اور مگن رہتی لیکن ایسا تھا نہیں۔ حبیبہ جیسی خوب صورت عورت کا خیال ایک آسیب کی طرح اس کے حواسوں پر چھایا رہتا تھا۔ اس کے وہی انداز تھے۔ دن کے ایک دو گھنٹے وہ ان کے گھر پر گزارتی، جب بھی آتی اس کی اور زرمین کے لیے کچھ نا کچھ ضرور لے کر آتی۔ کبھی پرفیوم کبھی بیگ... بالکل پہلے کی طرح کی دل جلا دینے والی ہنسی ہنستی... پہلے کی ہی طرح بولتی، باتیں کرتی اور ستم ظریفی یہ تھی کہ پہلے کی ہی طرح حسین و جمیل نظر آتی... اور اسی لیے صوفیہ بھی پہلے کی ہی طرح اس سے چڑتی رہتی۔ وہ چاہ کر بھی اپنے رویے کو اس کے ساتھ نارمل نہیں کر پاتی تھی۔ اس نے اکتا کر ایک دن بالآخر کاشف سے کہہ ہی دیا۔

"کیا مطلب حبیبہ یہاں کیوں آتی ہے... ارے یار یہ اس کا فلیٹ ہے اس نے ہمیں رہنے کے لیے دے دیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا حق ختم ہو گیا... اور پھر ہمارے کاروباری معاملات ہیں... وہ ہر چیز میں حصے دار ہے..." کاشف نے اکتائے ہوئے انداز میں تو نہیں کہا تھا لیکن اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اسے یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔

"وہ ہر چیز میں حصے دار ہے؟ کیا واقعی ہر چیز میں؟" صوفیہ نے اسی کا جملہ دہرایا اور استہزائیہ انداز میں اس کا چہرہ دیکھا کہ شاید شوہر کو کھوج سکے... لیکن کاشف کے چہرے کے تاثرات میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

"صوفیہ میں تم سے درخواست کرتا ہوں... یہ پنڈورا بکس دوبارہ مت کھولنا... میں بہت عرصے سے وضاحتیں دے رہا ہوں... اب کوئی میرے کردار پر ذرا سی بھی انگلی اٹھاتا ہے نا... دل چاہتا ہے اس کا منہ توڑ دوں... ارے ہمارے کیا ماتھے پر لکھا ہے کہ ہم ہر عورت کو دیکھ کر پھسل پڑتے ہیں... جس کو دیکھو ہم پر انگلی اٹھانے کو تیار رہے!" اب کی بار وہ اکتا کر بولا تھا۔ اس کا واضح اشارہ رخشی والے معاملے کی طرف تھا۔ وہ اس انداز میں بولا کہ صوفیہ چپ ہو کر رہ گئی۔

یہ حقیقت تھی کہ کاشف اس پر پہلے سے کہیں زیادہ مہربان ہو چکا تھا۔ وہ اس کے کہنے پر واقعتاً "تارے توڑ لانے تک کو تیار رہتا۔ وہ اکثر اس سے زرمین کے مستقبل کی باتیں کرتا اور بیٹے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار بھی کرتا رہتا... صوفیہ کے لیے باقی سب کچھ اچھا تھا لیکن جیسے ہی حبیبہ یا پھر جبیبہ کا خیال ہی آجاتا تو اس کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہونے لگتا۔ اس نے دوبارہ بھی ایک دو بار کاشف سے یہ ذکر چھیڑا، لیکن کاشف اس ذکر سے نہایت غصے میں آجاتا... اس لیے صوفیہ چپ ہو جاتی لیکن چپ ہو جانے سے کڑھنے جلنے کا عمل رکتا نہیں تھا۔ اسی طرح

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ایک مہینہ تو خیریت کے ساتھ گزر گیا۔

☆ ☆ ☆

یہ دوسرے مہینے کی بات تھی جب صوفیہ کو احساس ہوا کہ وہ پریگننٹ ہو چکی تھی۔ ایک مس کیرج کے بعد یہ بڑی خوش آئند اطلاع تھی اور وہ دونوں اس خوشخبری کے بہت بے چینی سے منتظر بھی تھے۔ اس خوشی کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے کاشف نے پلان بنایا تھا کہ وہ زرمین کو حبیبہ کے پاس چھوڑ کر ڈنر کے لیے باہر جائیں گے۔ صوفیہ زرمین کو حبیبہ کے پاس چھوڑنا نہیں چاہتی تھی لیکن ایک عجیب سے احساس برتری میں گھر کر اس نے کاشف کی یہ تجویز مان لی تھی۔ پریگننسی کی اطلاع اس نے اپنے گھر والوں کو بھی نہیں دی تھی لیکن حبیبہ کو وہ یہ بات ضرور بتانا چاہتی تھی۔ اس لیے رات کو تیار ہو کر کاشف کے ہمراہ گھر سے نکلی۔ زرمین بھی ساتھ تھی۔ ارادہ تھا کہ اسے حبیبہ کے پاس چھوڑ دیں گے۔ وہ فلیٹ کی بجائے ولا میں رہتی تھی۔ اس شاندار ولا میں صوفیہ ایک بار پہلے بھی آچکی تھی۔ کاشف اسے وہیں گاڑی میں بیٹھا چھوڑ کر زرمین کو حبیبہ کے پاس چھوڑنے چل دیا.... اسے ضرورت سے زیادہ کچھ دیر ہو گئی تو صوفیہ بھی گاڑی سے اتر آئی تھی۔ نجانے کس جذبے کے تحت وہ دبے قدموں چلتی اندر آگئی تھی۔ اتفاق کی بات تھی کہ آٹومیٹک ڈور لاکڈ نہیں تھا۔ صوفیہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔ ہال میں تو اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن کاشف اور حبیبہ کی آوازیں ضرور باہر تک آرہی تھیں۔

"بیوی اگر اولاد پیدا کرنے جارہی ہو تو اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ شوہر کو اس سے محبت ہے۔"

"مجھے بیٹے کی خواہش ہے حبیبہ.... بیٹے باپ کی آدھی ذمہ داریاں سنبھال لیتے ہیں.... تم سمجھنے کی کوشش کرو" کاشف تسلی دینے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔ صوفیہ تیز قدم اٹھاتی اس سمت چلی گئی تھی جہاں سے یہ آواز آئی تھی۔ کاشف کی پشت دروازے کی سمت تھی لیکن حبیبہ کی نگاہیں دروازے پر ہی لگی تھیں۔

"میں صوفیہ سے بہت محبت کرتا ہوں.... وہ بہت ظرف والی عورت ہے۔" وہ اسے سراہ رہا تھا۔

"کاشف...." صوفیہ نے پکارا تو ساتھ ہی اس نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر مسکرایا۔

"کتنی لمبی عمر ہے تمہاری.... میں حبیبہ سے تمہارا ذکر ہی کر رہا تھا...." وہ اس کے قریب آیا تھا اور آتے ہی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیے تھے۔ صوفیہ کے دل میں اگر کوئی خدشہ پیدا بھی ہوا تھا تو یہ انداز دیکھ کر دم توڑ گیا۔

گناہ کی اگر کوئی خوشبو ہوتی تو اس لمحے اسے اپنے شوہر کے وجود سے اٹھنے والا تعفن بے حال کر دیتا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔

☆ ☆ ☆

یہ اس کے ویزے کی معیاد ختم ہونے کے تقریباً" ایک ہفتے پہلے کی بات تھی۔ وہ کاشف سے بار بار کہہ رہی تھی کہ اگر ممکن ہو تو وہ اس معیاد کو بڑھالے۔ اور کاشف بھی اس طرح ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے اس کی بھی یہی خواہش ہے، لیکن اس نے ان کی سیٹ بھی کنفرم کروائی ہوئی تھیں۔ ایک دن بعد اس کی شام کی فلائٹ تھی۔

اسی روز حبیبہ بھی معمول کے مطابق ٹائٹ سی جینز اور شرٹ پہنے اپنے سنہرے بال کھولے انہی کے یہاں بیٹھی تھی جب صوفیہ نے یہ ذکر چھیڑا۔ اسے بھی حبیبہ کے سامنے بار بار یہ جتانا اچھا لگتا تھا کہ کاشف اس کی محبت میں ہمہ وقت سرشار رہتا ہے اور ان کے جانے کے خیال سے بہت اداس بھی ہے۔

"میں تو کہہ رہی ہوں کہ ہم ابھی نہیں جاتے.... کاشف بھی یہی چاہتے ہیں.... وہ نہیں رہ سکتے زرمین اور میرے بغیر.... بار بار کہتے ہیں صوفیہ مجھے بھی ساتھ لے جاؤ" اس نے اترا کر کہا تھا۔ حبیبہ نے سر ہلایا۔

"اس کی باتوں کا بھروسا مت کیا کرو.... یہ اپنے راستے میں آنے والی بیسیوں عورتوں سے یہ ڈائیلاگ بولتا رہتا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ہے" وہ مزاحیہ انداز میں بولی تھی۔ کاشف کے چہرے پر بھی مسکراہٹ چمکی لیکن صوفیہ کو برا لگا۔

"ایسے نہیں ہیں میرے کاشف..." وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بولی تھی۔

"تمہیں کچھ خبر نہیں ہے اس میسنے انسان کی صوفیہ ڈارلنگ... بڑی چیز ہے تمہارا کاشف..." حبیبہ اب مسکراتے ہوئے بولی تھی' لیکن صوفیہ کو پہلے سے بھی زیادہ برا لگا۔

"تم میری بیوی کو میرے خلاف بھڑکا نہیں سکتی..." کاشف بھی اسی انداز میں بولا تھا۔

"ہاں بھئی... جب ایک انسان بیوقوف بنے رہنے پر رضامند ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔" حبیبہ کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ چمکنے لگی تھی۔

"یہ بیوقوفی نہیں اعتماد ہے... بھروسا اور یقین ہے... کاشف بہت محبت کرتے ہیں مجھ... اس بات کا مجھے یقین ہے" صوفیہ نے جتا کر کہا۔ حبیبہ چند لمحے خاموش رہی لیکن اس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ غائب نہیں ہوئی تھی۔ وہ یکدم سیدھی ہوئی اور کاؤچ کے ہینڈل پر بازو کو پھیلا کر رکھ لیا۔

"اچھا تو تمہیں واقعی یقین ہے... کہ یہ بندہ تم سے محبت کرتا ہے۔" وہ اب... اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ صوفیہ کو اس کا انداز اتنا برا لگا کہ اس کا دل چاہا اسے اس جگہ سے دھکا دے کر باہر پھینک دے۔ صوفیہ اس کے اس سوال کا جواب فوراً" دینا چاہتی تھی لیکن اس کی استہزائیہ مسکراہٹ نے اسے جلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔ حبیبہ نے قہقہہ لگایا۔

"ہماری محبت کی نشانی کو تم گود میں لے کر بیٹھی ہو... اس سے بڑا کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا ان کی محبت کا" صوفیہ نے اس کی گود میں بیٹھی زرمین کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"آہ... صوفیہ پیاری... بہت اچھی ہو تم... بہت خالص ہو... بڑی نیک ہو... لیکن افسوس بیوقوف بھی ہو... تمہیں انسانوں کی سمجھ نہیں ہے... شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کا مطلب محبت نہیں ہوتا۔" حبیبہ نے زرمین کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔ صوفیہ اپنی جگہ سے اٹھی اور زرمین کو اس کی گود سے اٹھالیا پھر دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تو پھر اور کیا مطلب ہوتا ہے... شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کا... دراصل یہی مطلب ہوتا ہے محبت کا حبیبہ... مرد جس عورت سے شادی کرتا ہے وہ اسی سے محبت کرتا ہے... لیکن یہ بات وہ عورت نہیں سمجھ سکتی جسے شادی کے بغیر محبتیں کرنے کا شوق ہوتا ہے۔" یہ ایک... کھلا طعنہ تھا جو صوفیہ کو نہیں دینا چاہیے تھا۔

"تم لوگ کیا فضول کی بحث کرنے لگ گئے ہو... چھوڑو بے کار کی باتیں... بور کردیا تم لوگوں نے... چلو کہیں باہر چلتے ہیں... کولڈ کافی پی کر آتے ہیں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"مجھے کافی نہیں پینی... انہیں پلاؤ... جن کے اعصاب سوئے ہوئے ہوں... میں بس چلتی ہوں اب... لیکن آج ذرا صوفیہ کی غلط فہمی دور کر دینا کہ میں بغیر شادی کے محبت کرنے والی عورت نہیں ہوں... بھلا شادی کے بغیر کون سی عورت کسی مرد اور اس کی آل اولاد پر اتنا روپیہ خرچ کرتی ہے... کوئی نا کوئی وجہ تو ہوتی ہوگی کہ ناکہ کوئی عورت اپنا گھر بار بینک بیلنس کسی مرد پر آنکھیں بند کر کے لٹاتی رہتی ہے۔" وہ آنکھیں مٹکا کر بولی تھی۔ اس نے اپنا بیگ اٹھایا تھا اور پھر کسی فاتح کی طرح باہر نکل گئی تھی۔ صوفیہ کچھ لمحے تو بس ہکا بکا ایک ٹک اسے جاتے دیکھتی رہی تھی پھر اس نے کاشف کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پر کھسیانی سی مسکراہٹ تھی۔

"پاگل عورت ہے... مذاق میں بھی بک بک کرتی رہتی ہے... چلو آؤ باہر چلتے ہیں..." وہ پیشکش کر رہا تھا۔ صوفیہ نے اس کا چہرہ دیکھا اور پھر وہ زرمین کو گود میں لیے گرنے والے انداز میں کاؤچ پر گر گئی تھی۔ ایک عورت مذاق میں اتنی بڑی بات تو نہیں کہہ سکتی تھی...

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کیا کہہ گئی تھی حبیبہ......" وہ اس کے آخری جملے میں کہیں اٹکی رہ گئی تھی۔

✩ ✩ ✩

"کیا سوچا پھر تم لوگوں نے......؟" یہ اسی شام کی بات تھی جب سلیم نے نینا سے پوچھا۔ وہ بنا کسی وجہ کے اس کے پاس آبیٹھی تھی۔

"سوچنا کیا ہے...... میں تو دو سو فیصد راضی ہوں...... اتنا اچھا رشتہ ہے...... انکار کرنا تو کفران نعمت ہوگا۔" وہ چپس چباتے ہوئے مزے سے بولی تھی۔ سلیم نے سرہلایا جیسے کہنے کو کچھ نا ہو پھر اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

"زری نے کیا کہا...... وہ خوش ہے......؟"

"وہ خوش ہونا ہو...... مجھے کیا...... میں تو خوش ہوں نا...... کیسی لگوں گی میں مسز پوپن کر......" وہ مزاحیہ انداز میں بولی تھی۔ سلیم نے اسے گھورا۔

"یہ کیا بکواس ہے...... تم بھولی نہیں ہو وہ فضول بات۔" وہ اسے بالکل ایسے ڈانٹ رہا تھا جیسے کوئی بڑا کسی چھوٹے کو کسی غلط حرکت پر ٹوکتا ہے۔

"سلیم...... کیسے بھول سکتی ہوں...... میرا پہلا پروپوزل...... میری پہلی محبت بھی بن سکتا ہے...... تمہیں کیا پتا......" اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ سلیم نے پھر اسے ٹوکا۔

"چپ رہو...... میں نوٹس کررہا ہوں...... تم دن بدن اپنی گفتگو میں بہت لاپرواہوتی جارہی ہو...... اچھا نہیں لگتا لڑکیاں ہروقت ایسی باتیں کرتی رہیں...... خبردار جو تم دوبارہ ملی اس خاور پھوسے...... میں تمہیں وارن کررہا ہوں...... اگر مجھے پتا چلا کہ تم دوبارہ اس سے ملی ہو تو میں خالو سے شکایت کروں گا۔"

وہ سابقہ انداز میں اسے ٹوک رہا تھا۔ نینا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سلیم کے ساتھ اس کا رشتہ ایسا تھا کہ وہ اس کی بات کا برا بھی نہیں مانتی تھی لیکن اس کی کبھی سنتی بھی نہیں تھی۔ آج کل اس کا مزاج بہت اچھا رہتا تھا اس لیے اس نے ترخ کر کچھ نہیں کہا تھا لیکن آنکھیں گھماتے ہوئے اسے دیکھا پھر مزاحیہ انداز میں بولی۔

"ہمت ہے تم میں خالو سے بات کرنے کی۔ ان کو دیکھ کر تو تم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرلیتے ہو...... ڈرپوک۔" سلیم نے گہری سانس بھری۔

"ڈرپوک نہیں ہوں...... بس اپنی اوقات نہیں بھولتا...... اپنی کم مائیگی ان سے بات کرنے سے روک دیتی ہے...... قسمت کے کھیل ہیں نا...... ورنہ میں بھی کوئی قابل انسان ہوسکتا تھا...... پڑھا لکھا...... دو اڑھائی لاکھ کی نوکری کرنے والا...... جس کے پاس گھر گاڑی بھی ہوتی" وہ بہت لاچار سے انداز میں بولا تھا۔ نینا نے گفتگو کا رخ اس جانب موڑنا نہیں چاہا تھا لیکن ایسا نا چاہتے ہوئے بھی ہوگیا تھا۔

"سلیم یہ قسمت کی ہی بات ہے...... کہ تم اتنے قابل اتنے اچھے ہو...... اس سارے خاندان میں کون ہوگا تمہارے جیسا...... ہے کوئی ایسا جس کے پاس اپنے ذاتی کاروبار کا اعتماد ہو...... جس کے پاس کوئی ڈگری نا ہو لیکن وہ رائٹر ہو...... اس کی لکھی کہانیاں نظموں اخباروں میں چھپتی ہوں...... تم نکل آؤ اس احساس کمتری سے...... تم بہت اچھے ہو...... بہت اچھے۔" وہ اسے سمجھا رہی تھی۔ اسے یک دم ہی احساس ہوا تھا کہ وہ کس قدر بجھا بجھا نظر آتا تھا۔

"مت حوصلہ دو نینا...... بے کار کی باتیں ہیں سب...... اتنا ہی اچھا ہوتا تو......" اس نے ایک بار پھر اس کا چہرہ دیکھا اور پھر بات ادھوری چھوڑ دی۔

READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

"خیر چھوڑو... میری قسمت ہی ٹھنڈی ہے... جس کے نصیب ہی غریب ہوں وہ کسی قابل نہیں ہوتا... تم بتاؤ سچ سچ... دوبارہ ملی ہو خاور سے...؟" وہ سر جھٹک کر پوچھ رہا تھا۔ نینا کا منہ بن گیا۔ سلیم جب بھی اپنی کم مائیگی کے احساس سے اس طرح دکھی نظر آتا تھا' نینا کو بھی دکھ ہوتا تھا۔

"کیوں... ملنا چاہیے تھا کیا...؟" نینا نے سنجیدگی کے خول کو مزید پہنے رہنے کا ارادہ ترک کیا تھا۔

"ارے کہہ تو رہا ہوں کہ مت ملو... مجھے نہیں پسند وہ... اس کی ہمت کیسے ہوئی تم سے ایسی بات کرنے کی؟" وہ تڑخ کر بولا تھا۔

"لیکن... کیوں... کیوں نہیں پسند وہ تمہیں... سچ کہوں سلیم... وہ انسان اچھا ہے... سادہ اور ہمدرد... اس کے رویے میں منافقت نہیں ہے... اپنے گھر والوں کے برعکس وہ بہت مخلص اور اچھا ہے۔" وہ اس کی تعریف کر رہی تھی۔

"اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ منہ اٹھا کر تمہیں پرپوز کر دیتا... اسے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہیے تھی۔" سلیم ناک چڑھا کر بولا تھا۔ نینا نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا پھر دیکھتی رہی۔

"اوقات کیا ہوتی ہے سلیم... گھربار گاڑی... بینک بیلنس... جاؤ یار... میں نہیں مانتی یہ باتیں... اللہ نے تو یہ پیمانے نہیں بنائے... اب تم یہ مت سمجھنا کہ میں خاور سے شادی کرنا چاہتی ہوں... ارے نہیں بھئی... خاور صاحب میں مجھے... بس مہر کی ذات تک دلچسپی ہے... اور مجھے یقین ہے اس نے بھی یہ بات صرف اس لیے کہی کہ مہر کے لیے بہت حساس ہو رہی تھی۔ ورنہ اس کو بھی پتا ہے کہ اس کی اماں اب ہمارے خاندان سے کوئی لڑکی نہیں لے جانے والیں...۔" وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔

"تم دیکھنا سلیم... جب میں شادی کروں گی نا... تو ان سب باتوں کی بالکل پروا نہیں کروں گی... میرے لیے بس ایک پیمانہ ہو گا اپنے جیون ساتھی کو ماپنے کا... اور وہ ہو گا وفاداری... جیون ساتھی کو وفادار ہونا چاہیے... مجھے اچھا نہیں لگتا وہ مرد... جس میں وفا نہ ہو۔" نینا اپنے دھیان میں مگن بولی تھی۔

"اچھا... زیادہ تقریروں کی ضرورت نہیں ہے... خالو آرہے ہیں اس طرف... نکلو یہاں سے... پھر وہ ناراض ہوتے ہیں۔" سلیم نے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ نینا بھی فوراً "الرٹ" ہوئی۔

"آئے ہائے... ایک تو تمہاری یہ دکان دن بدن منحوس ہوتی جا رہی ہے۔ لگتا ہے یہاں آنا کم کرنا پڑے گا... جاتی ہوں میں... لیکن اپنے خالو کو بتانا کہ مرد کی فطرت میں اور کچھ ہو نہ ہو... ایک عنصر ضرور ہونا چاہیے... وفاداری... کیا ضرور ہونا چاہیے...؟... وفاداری... خیر انہیں کیا غرض اس چیز سے... ان کے یہاں یہ جنس ناپید ہے۔" وہ پچھلے دروازے سے سلیم لوگوں کے گھر کی جانب جاتے ہوئے خودکلامی کے انداز میں بول رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

"کاشف مجھے سچ سچ بتائیں... اس کی بات کا کیا مطلب تھا... کیا آپ نے حبیبہ سے شادی کرلی ہے؟" صوفیہ نے عجیب سے لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔ حبیبہ کے چلے جانے کے بعد سے اس کا دل جیسے لرز تا رہا تھا۔ کیسا لگتا ہے اپنے ہی شوہر سے پوچھنا کہ کیا اس نے کسی اور سے شادی کرلی ہو... اور اگر اس شوہر سے آپ کو بے حد محبت بھی ہو... تب... اس نے سوچا تھا وہ روئے گی نہیں... بلکہ وہ بے حد ناراض ہو گی... خفا ہو گی... لیکن اس کی آنکھیں اور لہجہ بھیگ رہا تھا۔

"صوفیہ... پاگل ہو گئی ہو..." کاشف نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا۔ پھر اس کی بھیگتی آنکھیں دیکھ کر اس

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

نے قہقہہ لگایا۔

"ایسا مر کر بھی نہیں ہو سکتا..... میں کبھی تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا..... کسی سے بھی نہیں..... اور یہ بات تم اپنے دل میں محفوظ کر لو..... "کاشف نے اس کی ہنسلی کی ہڈی کو اپنی انگلی سے ذرا سا دباتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اسے بہت محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا لیکن صوفیہ کے دل کو قرار نہیں آیا۔

"کاشف پھر وہ ایسے کیوں کہہ رہی تھی..... اس کا لہجہ ایسا کیوں تھا..... مضبوط..... ٹھوس..... خطرناک..... جھوٹا لہجہ ایسا نہیں ہوتا..... اس میں جھول ہوتا ہے..... وہ پہچانا جاتا ہے..... وہ اگر جھوٹی تھی تو اس کے لہجے میں کھوٹ کیوں محسوس نہیں ہوا مجھے..... "صوفیہ کی آواز میں جھنجلاہٹ یا غصہ نہیں تھا۔ بس ایک ہارے ہوئے شخص کی بے بسی تھی۔ کاشف کے چہرے کے تاثرات یک دم بدلے۔

"صوفیہ..... اس کا مطلب میں جھوٹا ہوں..... میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں..... بس اسی لیے میں تمہیں یہاں بلواتا نہیں تھا..... تمہیں ایک خطرناک لاعلاج بیماری لاحق ہے..... وہم کی بیماری..... اور وہ کبھی ٹھیک نہیں ہوگی..... مجھے اگر اندازہ ہوتا نا اس بات کا تو یقین کرو میں تمہیں بلواتا ہی نہیں..... میں قسم کھانے کو تیار ہوں..... حبیبہ سے میرا وہی تعلق ہے..... جو پہلے تھا..... مفاد کا تعلق..... بزنس کا تعلق..... روپے کا تعلق..... یہ وہی ہے..... کوٹ لکھپت یا شاہدرہ نہیں ہے..... یہاں ایک فرد کے لیے ایک وقت کا سادہ سا کھانا پتا ہے کتنے روپے میں آتا ہے..... ایک ہزار روپے میں.....

اور تم اتنے دن سے جو لگژری لائف گزار رہی ہو..... اس پر میں نے کتنا سرمایہ خرچ کیا ہے..... تمہیں اندازہ بھی ہے..... تمہیں اندازہ ہے کہ یہ روپے کس محنت سے کمائے تھے میں نے جو تم نے ان گزشتہ تین مہینوں میں اڑائے ہیں..... وہ سب روپے کمانے کے لیے حبیبہ جیسی عورت کا ساتھ ضروری تھا..... بس یہی تعلق..... ایک بزنس انویسٹر کا تعلق..... اس کے علاوہ کوئی تعلق ہو اس سے تو یہیں موت آجائے مجھے..... لعنت ہے میری زندگی پر جو آدھی وضاحتیں دینے میں گزر چکی اور باقی آدھی وضاحتیں دینے میں گزر جائے گی۔"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بول رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ تھا..... خفگی تھی..... صوفیہ کی آنکھیں جو پہلے صرف بھیگی ہوئی تھیں اب پانی سے بھر گئیں اور پھر بنا کسی رکاوٹ کے ابلنے لگیں۔

"اب رونا شروع ہو جاؤ..... بس یہی بلیک میلنگ آتی ہے تم عورت کو..... مرد رو نہیں سکتا..... ورنہ اس وقت میں بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہا ہوتا..... ایک تو دل پہلے ہی اداس ہے کہ تم لوگ جا رہے ہو..... اور اب تم نے یہ بازار لگا لیا..... صوفیہ ایسے الزامات سے بہتر ہے کہ اپنے ہاتھوں سے میرا گلہ دبا دو..... تم بھی سکھی اور میں بھی۔" کاشف کا لہجہ اس کے آنسو دیکھ کر بھی نرم نہیں ہوا تھا بلکہ وہ پہلے سے زیادہ اونچی آواز میں چلا کر بولا تھا۔ صوفیہ نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے صاف کیا۔ وہ کاشف سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔ لیکن الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

"صوفیہ تم اگر شک کرنا نہیں چھوڑ سکتی تو ایک اور حل ہے اس مصیبت کا میرے پاس۔ مجھے چھوڑ دو..... آرام سے اپنے گھر میں رہو جو بی جان نے تمہارے نام کیا تھا..... اور ہر مہینے تمہارے اور زرمین کی خرچے کے لیے چیک بھیج دیا کروں گا..... چھوڑ دو بس مجھے اگر میں تمہیں اتنا ہی بدفطرت نظر آتا ہوں تو..... میں روز روز کے ان ڈراموں سے تنگ آ گیا ہوں..... بس ہو گیا فیصلہ..... مت رہو میری ساتھ..... چھوڑ دو مجھے..... "وہ مزید چلایا تھا۔ صوفیہ نے بلک بلک کر رونا شروع کر دیا۔

"کاشف ایسے مت کہیں..... خدارا ایسے مت کہیں..... آپ ناراض مت ہوں..... میں جانتی ہوں میری اور

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

زرمین کی خاطر آپ کیا کچھ نہیں کر رہے..... لیکن آپ میرے دل کی کیفیت بھی سمجھیں..... میں آپ کو کسی سے بانٹ نہیں سکتی..... بھوکے مرنے سے کہیں زیادہ تکلیف دہ آپ کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر مرنا ہے..... آپ چھوڑ دیں سب کچھ..... چلیں واپس پاکستان..... ہم تنگی ترشی میں گزارا کرلیں گے..... میں اپنی ضروریات کو محدود کرلوں گی..... لیکن میں ایسے نہیں جی پاؤں گی..... میری سب کشتیاں جل چکی ہیں..... اب تو ماں جیسی ساس بھی نہیں رہیں..... جن کے سامنے۔

روکر اپنا دل ہلکا کرلوں۔

یہ سب باتیں وہ صرف سوچ رہی تھی۔ اس نے کاشف سے کچھ کہا نہیں تھا۔ کاشف اسے اس طرح روتا دیکھ کر چڑ کر اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

☆ ☆ ☆

"نینا تم نے امی سے بات کی.....؟" وہ سلیم کے پاس سے اٹھ کر ابھی گھر آئی ہی تھی جب زری نے اس سے پوچھا۔ ابا کو تو وہ باہر دیکھ آئی تھی، لیکن امی بھی گھر نہیں تھیں۔

"امی ہیں کہاں.....؟" نینا نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سوال کیا تھا۔

"پتا نہیں..... کہیں باہر نکلی ہیں چادر لے کر..... مجھ سے تو خفا خفا سی ہیں..... بات نہیں کر رہیں۔" زری نے سر جھٹک کر کہا تھا۔ نینا کو بہت عجیب لگا۔ زری ایسی نہیں تھی۔ امی کی خفگی کے خیال سے ہی وہ بے چین ہونے لگتی تھی، لیکن اس ایک موضوع پر اس کے بدلے بدلے اطوار کچھ عجیب لگتے تھے۔

"اب تو بتاؤ..... تم نے امی سے بات کی.....؟" زری نے اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ پوچھا تھا۔

"ہاں..... میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ زری اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتی ہے۔" نینا سادہ سے لہجے میں بولی۔ اسے واقعی کچھ عجیب سا لگا تھا۔ وہ امی سے بدتمیزی کرتی تھی۔ ان کے سامنے زبان چلاتی تھی، لیکن اسے ان سے محبت بھی تھی اور اس کی بدکلامی کے بعد جب زری امی کو حوصلہ دیتی تھی یا ان کا دھیان بٹاتی تھی تو اسے اچھا لگتا تھا۔ اسے بہت اطمینان ہوتا تھا کہ امی کی ایک بیٹی تو اچھی ہے۔ جو انہیں دکھی نہیں ہونے دیتی، لیکن اس لمحے زری کا لاپروا سا رویہ اسے کچھ کھٹک رہا تھا۔

"امی نے کیا جواب دیا..... غصہ کر رہی ہوں گی؟" زری نے پہلے جوش سے کہا اور پھر ناک چڑھا کر سوال کیا تھا۔ نینا نے پھر اسے بغور دیکھا اور ابھی وہ کچھ بولی بھی نہیں تھی کہ زری مزید اکتائے ہوئے انداز میں بولی۔

"نینا تم میری طرف سے امی کو ایک بات اور کہہ دینا..... میں اظفر کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی..... وہ ناراض ہو کر مجھے بلیک میل نہیں کرسکتیں۔ میں یہ بات خود بھی ان سے کہہ سکتی تھی، لیکن وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی ہیں۔" زری کا انداز مزید لاپروا ہوا تھا۔ نینا حیران ہی رہ گئی۔ یہ راتوں رات زری کو کیا ہو گیا تھا۔ وہ تو بہت فرماں بردار مؤدب قسم کی بیٹی تھی۔ ایک عام سے مرد کی محبت نے اس کے دل کو کیسے بدل کر رکھ دیا تھا۔

"امی نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا..... زیادہ ہیروئن نا بنو....." نینا برا سا منہ بنا کر بولی، پھر لاؤنج میں پڑے دیوان پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ذرا حوصلہ کرو..... امی کو بتا دیا ہے میں نے..... انہیں کچھ وقت تو لگے گا نا اتنی بڑی بات کو ہضم کرنے میں..... تم تو بدتمیزی پر ہی اتر آئی ہو۔"

"بہت اچھے..... یعنی اب تم مجھے بدتمیزی کے طعنے دو گی..... تمہیں خود بھول گیا ہو گا کہ تم امی کے ساتھ کتنی

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بدتمیزی کرتی ہو۔ امی تمہاری پسند کا کھانا ہی نا بنائیں تو تم زبان چلا چلا کر ان کا جینا دو بھر کر دیتی ہو۔۔۔ میں تو ایک جائز بات کر رہی ہوں۔ اپنی پسند کی شادی کرنا گناہ نہیں ہے۔ ہمارے مذہب میں بھی اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اس لیے مجھے ٹوک کر شرمندہ مت کرو۔" زری تڑخ کر بولی تھی۔ نینا چپ ہی رہ گئی۔ زری کتنی منہ پھٹ ہو رہی تھی۔ نینا کی ایک بات اچھی تھی۔ اسے حالات کے مطابق سمجھ دار ہونا آتا تھا۔ اسے احساس ہوا تھا کہ اس لمحے زری کو ٹوک کر یا شرمندہ کر کے بات نہیں بنے گی۔ اس لیے اس نے اپنے لہجے کو معتدل کیا تھا۔

"زری تسلی رکھو۔۔۔ اور ایک بات کا یقین کر لو۔۔۔ امی ابا تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔ وہ دونوں ہی بہت چاہتے ہیں تمہیں۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم مجھے اظفر کے متعلق سب باتیں تفصیل سے بتاؤ۔۔۔ ہم ضروری چھان بین کے بعد ہی باقی معاملات طے کریں گے۔" اس نے جیسے اسے تسلی دی تھی۔ زری چند لمحے کچھ نہیں بولی، پھر اس نے کندھے اچکائے۔

"میں نے اظفر سے کہا ہے۔۔۔ وہ مجھے آج رات فون نمبر ایڈریس وغیرہ سب دے دے گا۔۔۔ پھر تم امی کو بتا دینا۔" نینا نے اس کی بات سن کر سر ہلایا، لیکن وہ کچھ بولی نہیں تھی۔ وہ تو بس زری کا بدلا چلن دیکھ کر ہی سوچ میں گم ہوئی جا رہی تھی۔

"میں تمہیں اظفر کی تصویر دکھاؤں؟" چند لمحے کی خاموشی کے بعد زری نے پوچھا تھا۔ نینا کا دل چاہا تھا کہ کہہ دے۔

"سنبھال کر رکھو اپنے مہینوال کی تصویر۔۔۔ مجھے نہیں دیکھنی۔۔۔" لیکن یہ اصولاً "بہت بڑی بد اخلاقی ہو جاتی سو اسے کہنا پڑا۔

"ہاں۔۔۔ دکھاؤ۔۔۔ میں نے تو تمہیں رات ہی کہا تھا۔"

"میرے پاس اس کی کوئی اچھی تصویر تھی ہی نہیں۔۔۔ میرے کہنے پر اس نے ابھی واٹس ایپ کی ہیں۔۔۔" وہ پر اشتیاق لہجے میں کہتے ہوئے اپنا سیل فون آن کرنے لگی تھی۔ کچھ دیر بعد ہی اس کے سیل کی اسکرین پر ایک چہرہ چمکنے لگا تھا۔ وہ ستائیس اٹھائیس سال کے ایک خوش شکل مرد کا چہرہ تھا۔ گندمی رنگت، تیکھے نقوش۔۔۔ چہرے پر ہلکی داڑھی۔۔۔ نینا کو بظاہر وہ اچھا ہی لگا۔ اس نے زری کے ہاتھ سے سیل پکڑ لیا تھا۔

"اس طرف سے آگے چلو۔۔۔ اور بھی تصویریں ہیں۔۔۔" زری نے کہا تھا۔ نینا ایک کے بعد ایک تصویر دیکھنے لگی۔ ظاہری شکل و صورت کی حد تک وہ شخص برا نہیں تھا۔ تصویریں دیکھتے ہوئے ایک تصویر دیکھ کر یک دم ہی نینا کو حساس ہوا کہ جیسے اس نے اس شخص کو پہلے کہیں دیکھا ہے۔ اس نے دوبارہ اسی تصویر کو غور سے دیکھا تھا اور پھر سب تصویریں باری باری دوبارہ دیکھیں۔ ہر تصویر کو دیکھتے ہوئے اسے ایسا لگنے لگا تھا جیسے اس نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔ اس نے سوچ کے گھوڑے دوڑائے، لیکن یہ احساس بڑا مبہم سا تھا۔ اسے یاد نہیں آیا۔

"ہینڈسم ہے نا۔۔۔ سچ سچ بتاؤ۔۔۔" زری اسی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"زری مجھے لگتا ہے جیسے میں نے اس کو کہیں دیکھا ہے۔" اس نے کہہ دیا تھا، زری مسکرائی۔

"ہاں۔۔۔ جب میں پہلی بار اس کی تصویر دیکھی تو مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا۔۔۔ یہ ترکش ڈراموں کے ہیروز سے ملتا ہے نا۔" وہ اب شرما بھی رہی تھی۔ نینا نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔ دل کو پھر کوئی سخت جملہ کہنے سے روکا۔

"سنا تھا محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔ لیکن اتنی اندھی۔۔۔" وہ اتنی پر زور دیتے ہوئے بولی۔ زری نے قہقہہ لگایا۔

"سچ کہتی ہو۔۔۔ محبت واقعی اندھی ہوتی ہے۔۔۔ لیکن یقین کرو نینا اس اندھے پن میں بڑا مزا ہے۔۔۔ محبت ایسی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

قرآن شریف کی آیات کا احترام کیجیے

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

انوکھی بیماری ہے کہ بیمار پڑے رہنے میں بھی لطف آتا ہے۔" وہ آرام سے اعتراف کر رہی تھی نینا کچھ نہیں بولی۔ وہ بس اس شخص کی تصویر کو دیکھتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس نے اسے کہاں دیکھا تھا۔۔۔"

☼ ☼ ☼

اس رات کاشف گھر نہیں آیا تھا اور اگلے روز صوفیہ کی فلائٹ تھی۔ وہ دوپہر کے قریب گھر میں گھسا تو اس کا حلیہ عجیب سا ہو رہا تھا۔ شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ آنکھیں چڑھی ہوئی اور سرخ ہوئی جا رہی تھیں۔ وجود سے عجیب سی بساند اٹھ رہی تھی۔ صوفیہ نے وہ رات بہت بے چینی میں گزاری تھی' لیکن کاشف کو دیکھنے کے بعد اس نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ کاشف نہانے کے لیے باتھ روم میں گھس گیا۔ واپس نکل کر اس نے دو کپ کافی بنائی تھی۔ اس کا رویہ ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔ وہ کافی پیتے ہوئے زرمین کو گود میں لے کر باتیں کرنے لگا تھا' درمیان درمیان میں وہ صوفیہ کو بھی مخاطب کر لیتا تھا اور صوفیہ اسے جواب دینے کے لیے خود کو مجبور پاتی تھی۔ اس کا دل اداس' بے چین اور کسی قدر خوف زدہ بھی تھا۔

کاشف نے وہ لیدر پاؤچ نکال لیا تھا جس میں زرمین اور صوفیہ کی ٹکٹس اور پاسپورٹ وغیرہ تھے۔ اس کے بعد اس نے کال کر کے کھانا آرڈر کر دیا تھا۔ اس کا رویہ اتنا نارمل تھا کہ صوفیہ کو مزید دکھ ہونے لگا۔ اس کا حوصلہ ختم ہونے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔ کاشف نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا تھا۔

"مت رو' صوفیہ۔۔۔ تمہارے آنسو سیدھے یہاں جا کر لگتے ہیں۔" اس نے اپنے سینے پر دل کے عین اوپر ہاتھ رکھا تھا۔

"پہلے ہی تم لوگوں کی واپسی کے خیال سے دل مردہ ہوا جا رہا ہے۔ تم مزید رو کر کیا کرنا چاہتی ہو میرے ساتھ۔۔۔ بس کرو پلیز۔۔۔ دفن کر دو میرے دل میں اپنے سارے وہم' خدشات۔۔۔ بس اتنا یاد رکھو کہ یہ بندہ تمہارے بغیر خاک اور دھول کے سوا کچھ نہیں ہے۔" وہ دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا۔

صوفیہ کے آنسو تھمے نہیں تھے' لیکن کاشف کے الفاظ جیسے گرمی میں خوش گوار ہواؤں کے جیسے تھے۔ اسے اچھا لگا' پھر یک دم اسے کچھ محسوس ہوا۔ اس کے بالوں میں بھی نمی محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر کاشف کے چہرے کی جانب دیکھا۔ وہ بھی رو رہا تھا۔ ہوا ہی خوش گوار نہیں تھی۔ بادل بھی امڈ آئے تھے۔ صوفیہ کے دل کی تپتی زمین پر جیسے ابر رحمت برس پڑی تھی۔

آپ جس کی محبت میں آنسو بہا رہے ہوں۔ جب وہ بھی آپ کے ساتھ مل کر آپ کی محبت میں آنسو بہائے تو بھلا کیسا لگتا ہے۔۔۔ اچھا لگتا ہے۔۔۔ بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔ صوفیہ کو بھی بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر دھوپ چھاؤں جیسا موسم چھانے لگا تھا' یعنی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' لیکن دل کو قرار آگیا تھا۔

(باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں)

☼ ☼

Downloaded From
Paksociety.com
READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY